بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبۂ جمعہ شمار نمبر/37 برائے بتاریخ 1/فروری 2019 پیش خدمت ہے۔

مثالی اسلامی خاندان کیسے بنائیں؟

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم۔اما بعد۔

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ۔

وقال اللہ۔ وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا

وقال اللہ۔ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ۔ صدق اللہ العظیم

برادران اسلام! ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا گھر امن و سکون اور پیار و محبت کا گہوارہ ہو جہاں نفرتیں اور تلخیاں نہ ہوں بلکہ محبتیوں اور خوشیوں کا ماحول ہو۔ دین اسلام نے گھر کو جنت نظیر بنانے اور عائلی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے نہایت کارگر اور رہنما اصول بتلائے ہیں لیکن ہمارے معاشرہ کا ایک بہت بڑا المیہ یہ ہے کہ دینی احکام سے غفلت برت کر ہم نے بہت سارے مسائل کو دعوت دی ہے۔ والدین کو شکایت رہتی ہے کہ اولاد نافرمان ہے، اولاد کو شکایت ہوتی ہے کہ والدین نے ان کے ساتھ ناانصافی کی یا تعلیم وتربیت

سے غافل رہے عورتوں کو شکایت ہوتی ہے کہ شوہر ان کے حقوق کی پرواہ نہیں کرتے اور مردوں کو شکایت ہوتی ہے کہ بیویاں ان کی بات نہیں مانتیں۔معاشرہ کا جائزہ لے کر دیکھیں تو برائیوں کا چلن، شرعی اصولوں سے روگردانی، ایک دوسرے کے حقوق کی پامالیاں اور رشتوں کے درمیان تلخیاں آج گھر گھر کی کہانی بن گئی۔اخبارات کے ذریعہ آئے دن خبریں سامنے آتی ہیں کہ مسلم لڑکی غیر مسلم نوجوان کے ساتھ فرار ہوگئی، جہیز کی مانگ پوری نہ ہونے پر بیوی کی جان لے لی گئی، زیادتیوں سے تنگ آکر خاتون کی خودکشی، ڈپریشن کے باعث نوجوان نے اپنی جان لے لی، وراثت کے مسئلہ پر فلاں رشتہ دار نے فلاں کا قتل کر دیا، وغیرہ۔ یہ ہمارے معاشرہ کی حقیقت ہے کہ اس میں رشتوں کا ادب واحترام، عظمت ومحبت اوروارفتگی وفریفتگی جاتی رہی ہے۔ اولاد ماں باپ کی نافرمان بن چکی ہے، بہن بھائی باہمی حسد وبغض میں مبتلاہیں۔ رشتہ دار ایک دوسرے کوکاٹ کھانے کے لیے دوڑ رہے ہیں۔یہ سب نتیجہ ہے دین سے غفلت برتنے کا۔اس غفلت اور دین بیزاری نے اہل مغرب ہم سے ہماری تہذیب کو چھیننے کاموقعہ فراہم کردیا ہے اور گا ہے بگاہے وہ اس میں کامیاب بھی ہورہے ہیں۔، مغربی تہذیب، رشتوں کے تقدس کو کبھی کا خیرباد کہہ چکی ہے، وہاں انسانیت تو درکنار ماں باپ ،بہن بھائی، چچا ماموں، خالہ پھوپھی کا تصورتک عنقاہے۔ مغرب اپنی خاندانی قدروں اور معاشرتی اکائیوں کوپامال کرنے کے بعد، اب یہ چاہتاہے کہ پوری دنیامیں اس کی دجالی تہذیب کا ڈنکا بجے ،اس طاغوتی مقصد اور مشن کو پورا کرنے کے لیے قدیم وجدید ذرائع ابلاغ کابھرپور استعمال کیا جارہاہے۔ نتیجہ یہ نکل رہاہے کہ ہماری نئ نسل بڑی تیزی سے اس دلدل میں دھنستی چلی جارہی ہے۔اس سازش کا ہم شکار ہورہے ہیں تواس کے

پیچھے بھی احکام دین سے غفلت اور دوری کی وجہ کار فرما ہے۔اگر ہم آج اور اسی وقت یہ عزم وارادہ کرلیں کہ شریعت مطہرہ کے ہر ہر حکم کی پابندی کریں گے،اللہ رب العالمین کاڈر وخوف پیدا کرکے اس کے بتائے ہوئے احکام پر عمل پیرا ہوں گے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں ذہنی سکون حاصل نہ ہو اور ہم طاغوت کے مکر کا شکار ہونے سے نہ بچیں۔

حاضرین کرام!خاندان سماج کا ایک یونٹ ہوتا ہے۔کئی یونٹ ملنے سے ہی سماج بنتا ہے اس لئے سماجی اصلاح کا کوئی منصوبہ اور تدبیر خاندان پر توجہ دیئے بغیر کارگر نہیں ہو سکتی۔

ہمارے شہر میں دینی اجتماعات اور جلسے بہ کثرت منعقد ہوتے ہیں لیکن مطلوبہ نتائج سامنے نہ آنے کی ایک وجہ شائد یہ ہے کہ ایک مثالی اسلامی خاندان کیسا ہونا چاہئے،اس موضوع پر بہت کم گفتگو ہوتی ہے۔خاندان کی تعریف میں میاں بیوی ،اولاد،والدین اور دیگر رشتہ دارآتے ہیں۔اسلام نے ان تمام کے حقوق تفصیل سے اور واضح طور پر بیان کر دئے ہیں اور ان کی ادائی کی تاکید کی ہے اور ان کی پامالی سے ڈرایا ہے۔

آیئے اختصار کے ساتھ اسلام کے خاندانی حقوق پر ایک نظر ڈالتے ہیں

- **شوہر اور بیوی کے حقوق:**

سورۃ روم میں ارشاد ہے "اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تم میں سے تمہارے لیے جوڑا بنایا، تاکہ تم سکون حاصل کرو، اور تمہارے درمیان مودت ورحمت رکھ دی، بے شک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لیے۔"

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح کا مقصد سکون حاصل کرنا ہے اور جوڑے کے درمیان محبت والفت اور نرمی وخیر خواہی ہونی چاہئے یہ چیز باہمی تکریم سے اور ایک دوسرے کے ذمہ موجود حقوق کی ادائگی سے حاصل ہوتی ہے۔ جہاں آپ دیکھیں کہ میاں بیوی کی زندگی میں سکون نہیں ہے اور ہر وقت وہ جلی کٹی باتیں ایک دوسرے کو کرتے رہتے ہیں تو سمجھ لیں کہ کہیں نہ کہیں سے یا دونوں طرف سے کوتاہی ہورہی ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ ۚ

"پس جو صالح عورتیں ہیں وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں اور مردوں کے پیچھے اللہ کی حفاظت و نگرانی میں ان کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔ (النساء)۔"

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو غیر اللہ کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو بیوی کو شوہر کے آگے سجدہ کرنے کے لئے کہتا لیکن سجدہ اللہ ہی کے لیے ہے۔ عورت اللہ تعالیٰ کا حق اس وقت تک پورا پورا ادا نہیں کر سکتی جب تک شوہر کا حق پورا پورا نہ کرے۔

(مسند احمد)۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے لکھا ہے کہ "نیک عورت حقیقت میں وہی ہے جو اپنے شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری پر مداومت اور ہمیشگی برتے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا حق ادا کرنے کے بعد شوہر کے حق سے بڑھ کر کوئی حق نہیں رہ جاتا"۔

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس عورت کا انتقال اس حال میں ہو کہ اس کا شوہر اس سے خوش ہو تو وہ جنت میں جائے گی" (ترمذی)۔

اسی طرح شوہر کے ذمہ رفیقۂ حیات کے حقوق ہیں: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

عاشروھن بالمعروف

"ان کے ساتھ بھلے طریقے سے زندگی بسر کرو"(النساء)

ایک اور مقام پر فرمان الہی ہے: "اے ایمان والو! تمھیں یہ حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کو میراث میں لے لو، اور نہ ان کو اس واسطے روکے رکھو کہ ان سے کچھ اپنا دیا ہوا مال واپس لے سکو مگر (تب لے سکتے ہو) اگر وہ کسی صریح بد چلنی کا ارتکاب کریں، اور عورتوں کے ساتھ اچھی طرح سے زندگی بسر کرو، اگر وہ تمھیں ناپسند ہوں تو ممکن ہے کہ تمھیں ایک چیز پسند نہ آئے مگر اللہ نے اس میں بہت کچھ بھلائی رکھی ہو۔"(النساء)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے حق میں بہترین ہو۔(سنن ترمذی، صحیح ابن حبان)

اس حدیث کی روشنی میں شوہروں کو جائزہ لینا چاہئے کہ بیویوں کی ان کے تعلق سے کیا رائے رکھتی ہیں۔

- **والدین کا حق:**

والدین کے ساتھ حسن سلوک کی قرآن کریم میں بہت تاکید آئی ہے۔ انسان جب بڑا ہو جاتا ہے تو وہ اپنے والدین کی شفقتوں اور محبتوں کو بھلا دیتا ہے کہ انھوں نے اسے کتنی مصیبتوں اور مشقتوں سے پالا پوسا ہے۔ وہ تو بس اپنے بیوی بچوں میں مست رہتا ہے۔ ایسے لوگوں کو قرآن کریم نے متنبہ کیا ہے۔ قرآن میں حکم ہے کہ اگر والدین بوڑھے ہو جائیں تو ان کے ساتھ بہترین سلوک کرو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَبِالْوَالِدَیْنِ إِحْسَاناًإِمَّایَبْلُغَنَّ عِندَکَ الْکِبَرَ أَحَدُہُمَآ أَوْکِلٰہُمَافَلاَ تَقُل لَّہُمَآ أُفٍّ وَلاَ تَنْہَرْہُمَا وَقُل لَّہُمَا قَوْلاًکَرِیْماًوَاخْفِضْ لَہُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْہُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْراً(الاسراء:23۔24)

اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اگر تمہارے پاس ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو کر رہیں تو انھیں اف تک نہ کہو،نہ انھیں جھڑک کر جواب دو، بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرواور نرمی اور رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو اور دعا کرو'

پروردگار! ان پر رحم فرماجس طرح انھوں نے رحمت وشفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔

معاشرے میں بہت سے لوگ والدین کی نافرمانی کرتے ہیں یا انھیں نظر انداز کر دیتے ہیں، انھیں بھی اس معاملے پر تنبیہ کی جائے اور والدین کی اہمیت کو سمجھایا جائے۔ ایک صحابی رسول نے اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا: 'میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں۔انھوں نے پوچھا: اس کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں۔ تیسری مرتبہ انھوں نے پھر پوچھا: اس کے بعد؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیری ماں۔چوتھی مرتبہ انھوں نے پھر پوچھا اس کے بعد؟تب آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ۔(بخاری ومسلم)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نمازوں کو اپنی مقررہ اوقات پر پڑھنا۔ میں نے کہااس کے بعد کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ حسنِ سلوک۔(ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مجلس میں ارشاد فرمایا: اس شخص کی ناک غبار آلود ہوئی، یعنی وہ ناکام و نامراد ہو، حاضرین نے دریافت کیا: کون؟ اے اللہ کے رسول ﷺ۔ آپ ﷺ نے جواب دیا: جس نے اپنے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا، پھر بھی جنت میں داخل نہ ہو سکا۔ (مسلم: 2551)

- **اولاد کا حق:**

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس کے یہاں کوئی اولاد ہو تو اس کو چاہیے کہ اس کا اچھا سا نام رکھے، اسے ادب سکھائے پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے۔" (بیہقی فی شعب الایمان)

زمانۂ جاہلیت میں لڑکیوں کی کوئی حیثیت نہیں تھی، وہ اپنے بیش تر حقوق سے محروم رہتی تھیں؛ اسلئے اللہ کے رسول ﷺ نے خاص طور سے ان کی پرورش و پرداخت اور خبر گیری پر اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص ان بیٹیوں کی وجہ سے کسی آزمائش میں ڈالا گیا اور اس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو وہ اس کے لیے آگ سے آڑ ہوں گی۔" (بخاری: 1418، مسلم: 2629)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے دو لڑکیوں کی ان کے بالغ ہونے تک پرورش کی، وہ اور میں قیامت کے روز اس طرح ہوں گے۔" یہ کہتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کو ملایا۔ (مسلم: 2631)

ابو هريره رضي الله تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ایک دینار وہ ہے جو آپ نے اللہ تعالی کے راستے میں خرچ کیا اور ایک وہ دینار ہے جو آپ نے غلام کی آزادی کے لیے خرچ کیا، اور ایک دینار وہ ہے جو آپ نے مسکین پر صدقہ کیا، اور ایک دینار وہ ہے جو آپ نے اپنے بیوی بچوں پر خرچ کیا، ان میں سے سب سے زیادہ اجر و ثواب والا دینار وہ ہے جو آپ نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا(صحیح مسلم)۔

- **دیگر رشتہ داروں کا حق:**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو رحم (خونی رشتہ) مجسم ہو کر کھڑا ہو گیا"، اللہ نے فرمایا:"رک جا"۔ وہ عرض کرنے لگا کہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں، ایسا نہ ہو کہ کوئی مجھ کو کاٹ دے(یعنی قطع رحمی کرے)۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:"کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ جو تجھے جوڑے، میں اسے جوڑوں اور جو تجھے توڑے، میں اس کو توڑوں؟ اس نے کہا"جی ہاں" (مجھ سے ایسا ہی کیجئے) اللہ نے فرمایا: "(تجھ سے) ایسا ہی کیا۔"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تم چاہو تو اس کی تائید میں یہ آیت پڑھو: "اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کر دو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو۔" (صحیح بخاری)

کسی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! میرے کچھ رشتہ دار ہیں، میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں لیکن وہ قطع تعلق کرتے ہیں، میں ان سے بہتر سلوک کرتا ہوں لیکن وہ مجھ سے برا سلوک کرتے ہیں، میں ان کی باتیں برداشت کرتا ہوں لیکن وہ مجھ سے جہالت کی باتیں کرتے ہیں، نبی ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: بات ایسی ہی ہے جیسی تو

نے کہی ہے تو گویا تونے ان کے چہروں کو خاک آلود کر دیا اور جب تک تو اس حالت پر برقرار رہے گا، ان کے خلاف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیشہ تیرا ایک مددگار رہے گا(صحیح مسلم)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوسکے گا۔(بخاری ومسلم)

عائلی نظام اور خاندانی زندگی میں بارہا یہ بات پیش آتی ہے ایک آدمی اپنے رشتہ دار اور اہل قرابت کے حقوق کی ادائیگی کے بجائے حقوق کی پامالی کرتا ہے اس کے ساتھ نرمی کے بجائے ترش روئی سے پیش آتا ہے اور ان کے ساتھ برا سلوک کرنے لگتا ہے اس کے باوجود دوسرے آدمی کو اپنی طرف سے حقوق کی ادائیگی، نرمی، صلہ رحمی اور اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ اس بات کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ اسوۂ رسول ﷺ خاندان ورشتہ داروں کے حقوق وسلوک کے معاملے میں انسان کو اس نقطۂ نظر سے دیکھنے کی تعلیم دیتا ہے کہ ہر شخص اپنی طرف سے صلہ رحمی کرے، حسن سلوک کرتا رہے اور رشتہ داروں اور خاندان کے لوگوں کے حقوق ادا کرتا رہے۔ اسے یہ دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ رشتہ دار اور اہل خاندان وقرابت اس کے حقوق ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟ وہ صلہ رحمی کرتے ہیں یا نہیں؟ اور اس کے ساتھ نیک سلوک ونرمی کا برتاؤ کرتے ہیں یا نہیں؟۔ جب وہ اپنے رویہ کو درست کرلے گا تو امید ہے کہ بدلہ میں اس کے ساتھ بھی اچھا سلوک ہو گا اور اگر نہ ہو تو اللہ کی طرف سے اجر تو یقینی ہے۔

برادران اسلام! خاندانی حقوق وفرائض کے معاملہ میں اگر ہم اسلام کے روشن اصولوں اور ہدایات پر عمل کریں تو حق تلفیوں وناانصافیوں کا چلن کم ہو جائے گا اور مثالی اسلامی خاندان

وجود میں آئے گا۔ ایک شخص کا فریضہ دوسرے کا حق ہوتا ہے اور جب پہلا شخص اپنی ذمہ داری اور فریضہ ادا کرلے گا تو دوسرے کا حق خود بخود اس کو پہنچ جائے گا۔ اگر شوہر اپنے فرائض ادا کرے تو بیوی کے حقوق ادا ہوں گے، بیوی اپنے فرائض و ذمہ داری ادا کرے تو شوہر کے حقوق ادا ہوں گے۔ اسی طرح والدین اپنی اولاد کے حقوق ادا کریں یعنی ان کی صحیح تعلیم وتربیت کا بندوبست کریں تو اولاد کے حقوق پورے ہوں گے اور اولاد اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرے تو والدین کے حقوق میں کوئی کسر نہیں رہے گی، غرض ہر شخص اپنے ذمہ عائد ہونے والے حقوق و فرائض کو پورا پورا ادا کرے تو ہر شخص تک اس کے حقوق اپنے آپ پہنچتے رہیں گے۔ دوطرفہ تعلقات کی خوشگواری و پسندیدگی کا اصل و حقیقی راز یہی ہے کہ ہر فریق اپنی ذمہ داری محسوس کرکے اپنے اوپر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا کرے تو دونوں میں سے کسی کو بھی حق تلفی کی شکایت کا کوئی موقع نہیں رہے گا۔

سامعین کرام! اگر آپ میں کا ہر شخص آج یہ عظیم عہد کرکے یہاں سے اٹھے کہ وہ اپنے گھر کو مثالی اسلامی گھر بنائے گا تو سوچیے یہاں جتنی تعداد میں لوگ ہیں اتنے گھر سدھر جائیں گے اور آپ اندازہ کرسکتے ہیں ان اکائیوں کے درست ہوجانے سے جن سے مل کر پورا سماج بنتا ہے، سماج پر کس قدر خوشگوار اثر پڑے گا۔ یادرکھیے کہ اصلاح کا وہی کام پائدار و موثر ہوتا ہے جسکی شروعات نیچے سے ہوتی ہے۔ اس کام کو انجام دینے کے لئے آپ کو پہلا کام یہ کرنا ہوگا کہ آپ اپنے اہل خانہ کے حق میں بے انتہا شفیق بن جائیں، ان کے ساتھ انتہائی محبت اور نرمی سے پیش آئیں اور پوری دلسوزی کے ساتھ بتدریج اصلاح وتربیت کریں۔ اس ضمن میں غوروفکر کے ساتھ قران مجید اور سیرت طیبہ کا مطالعہ بے حد معاون ہوگا۔

یہ کام اس لئے بھی اہم ہے کہ آج ہم آزمائشی حالات اور دور پر فتن سے گزر رہے ہیں، اگر ہم اپنے خاندانوں کی طرف متوجہ نہیں ہوئے تو ان کو آئندہ ایمان پر باقی رکھنا مشکل ہو جائے گا۔اس لئے آخروی نجات کے لئے اپنے خاندان کی اصلاح کا کام ہماری اولین توجہ کا مستحق ہے۔اللہ تعالی سے دعاہے کہ وہ ہماری مدد ور ہنمائی فرمائے اور ہمارے گھروں کو جنت نظیر اور دوسروں کیلئے نمونہ بنائے۔آمین۔و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین